گوئٹے مالا سے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے نام حسب ذیل پیغام موصول ہوا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ آج کل احمدیہ مشنوں کے دورہ پر ہیں۔ اور حضور نے یہ محبت بھرا پیغام گوئٹے مالا سے بھجوایا ہے۔ پیغام حسب ذیل ہے۔

"تمام احباب جماعت عالمگیر کو اور احمدی خواتین اور بچوں کو بیت الاوّل گوئٹے مالا سے محبت بھرا اسلام اور عید مبارک"

مرزا طاہر احمد
گوئٹے مالا

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۶۔ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ، ۱۹۔ احسان ۱۳۷۰ ہش، ۱۹۔ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاء خدا تعالیٰ کا انعام ہوتے ہیں
ان سے کامیابیاں اور ترقیات ملتی ہیں

جماعت احمدیہ کو ابتلاؤں پر شکر ادا کرنا ہوگا اس کیلئے دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے ثابت قدمی اختیار کریں

خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۳۔ وفا ۱۳۶۹ ہش (۳۔ جولائی ۱۹۹۰ء) بمقام اسلام آباد۔ برطانیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ اٰل عمران کی آیات ۹۷۔ ۹۸ کی تلاوت کے بعد فرمایا
"یہ دو آیات جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے آل عمران کی ۹۷ اور ۹۸ آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے بنایا گیا ہے یہ وہی گھر ہے جو مکّہ میں ہے اور اس گھر کو مبارک کر دیا گیا ہے ...... اور ہدایت کا موجب بنایا گیا ہے ...... تمام جہانوں کے لئے۔ اس میں کھلی کھلی خدا تعالیٰ کی نشانیاں ہیں یا کھلے کھلے نشانات ہیں ...... یعنی مقامِ ابراہیم۔

...... یہ نہیں فرمایا کہ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کھلے کھلے نشانات ہیں اور ابراہیم کا مقام بھی ہے بلکہ یہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کھلے کھلے نشانات ہیں یعنی مقامِ ابراہیم۔ گویا مقامِ ابراہیم آیات بیّنات کا بدل ہے اور دونوں ایک دوسرے کے ہم معنی ہیں اور ایک ہی چیز کے گویا دو نام ہیں ...... جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے اور لوگوں پر خدا تعالیٰ کا ایک حق ہے کہ وہ اس گھر کا حج کیا کریں۔ یعنی ان لوگوں پر جن کو استطاعت ہو کہ وہ اس حج کے مقام تک پہنچ سکیں اور جو انکار کرے تو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے تمام جہانوں سے۔ یعنی اگر تمام جہان بھی اس سے بے پرواہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے بے پرواہ ہوگا اور اُسے کوئی بھی فرق نہیں پڑے گا۔

قرآن کریم کا ایک کمال

اِن آیاتِ کریمہ میں جو لفظ مقام ابراہیم ہے یعنی رفع کی حالت میں مقام ابراہیم آتا ہے۔ اس کے متعلق مَیں آج احباب جماعت کو مخاطب ہونا چاہتا ہوں۔ قرآن کریم کے اندر یہ ایک کمال پایا جاتا ہے جو مستقلاً مسلسل بغیر استثناء کے شروع سے آخر تک چلتا ہے اور وہ کمال یہ ہے کہ اس میں ایک بطن نہیں بلکہ بہت سے بطون ہیں یعنی معنوں کی ایک سطح چلتی ہے اور اس کے نیچے پھر ایک اور معنوں کی سطح چلتی ہے اور اس کے نیچے پھر ایک اور معنوں کی سطح چلتی ہے اور اس طرح ظاہری سطح کے نیچے باطن میں مختلف مضامین کے دھاگے ایک دوسرے سے بندھے ہوئے آگے چلتے چلے جاتے ہیں۔ ان کو بطون کہا جاتا ہے یعنی پیٹ کے اندر قرآن کریم کے بہت سے مضامین مخفی ہیں اور جس طرح ظاہری مضامین کا ایک ربط ہے اسی طرح باطنی مضامین کا بھی ربط ہے جو ایک آیت کے مضمون کو دوسری آیت کے مضمون سے ملاتا چلا جاتا ہے۔

...... مقام ابراہیم سے متعلق مزید وضاحت یہ پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ مَقام، میم کی زبر سے ہے اور دو ہم معنی لفظ جو ایک دوسرے کے بہت ہی قریب ہیں گویا (جڑواں بھائی) TWIN BROTHERS ہوں عربی میں پائے جاتے ہیں۔ ایک مُقام اور ایک مَقام۔ مُقام میں میم کی پیش ہے اور مَقام میں میم کی زبر ہے اور جب مَیں نے قرآن کریم پر نظر ڈال کے اِن دونوں الفاظ کے الگ الگ استعمال پر غور کیا تو معلوم ہُوا کہ "مَقام" کا لفظ ۱۴ مرتبہ قرآن کریم میں استعمال ہُوا ہے اور ۱۴ مرتبہ ہی مرتبے کے معنی میں ہے۔ ظاہری مکان کے معنوں میں نہیں اور "مُقام" کا لفظ ۳ جگہ استعمال ہُوا ہے اور تینوں جگہ ظاہری مکان سے اس کا تعلق ہے۔ گو معنوی لحاظ سے وہاں بھی اس بات کی گنجائش نکلتی ہے کہ مرتبے کے معنی بھی اس کے اندر پڑھے جائیں لیکن واضح طور پر مُقام کے استعمال میں جگہ اور مکان کا تصور پایا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا ...... (سورۃ الاحزاب: آیت ۱۴) کہ جب ان میں سے ایک گروہ نے یہ کہا اے اہلِ یثرب! تمہارے لئے اب یہاں ٹھہرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی کوئی مکان یہاں تمہارے لئے نہیں ہے۔ تمہیں واپس لوٹنا ہوگا۔ کیونکہ جب تمہارے ٹھہرنے کی یہاں کوئی جگہ ہی نہیں تو تمہیں لازماً واپس چلے جانا ہے۔ پھر ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جہنّم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے ...... (سورۃ الفرقان: آیت ۶۷) یہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ عارضی اور مستقل بھی۔ تو مُقام سے مراد مستقل ٹھکانہ اور مکان ہے۔ پھر اس کے برعکس اہلِ جنّت کو یہ خوشخبری دی کہ تمہیں ایسی جگہیں مہیّا کی جائیں گی ...... کہ جو بہت ہی حسین اور دلکش جگہیں ہیں دل لبھانے والی جگہیں ہیں

مسلسل صد ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستقر۔ یعنی عارضی طور پر بھی قیام وہاں اچھا لگے گا۔ اور۔۔۔ مستقل مقام اور مکان بھی اچھا ہوگا۔

اس کے برعکس جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے تمام وہ جگہیں جہاں مُقام کی بجائے لفظ مَقام استعمال ہوا ہے وہ مرتبے سے تعلق رکھنے والی جگہیں ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔۔۔۔۔ (سورۃ الدخان: آیت ۵۲) خدا تعالیٰ کے متقی بندے، خدا سے ڈرنے والے لوگ ایک بہت ہی امین مرتبے کی جگہ پر فائز ہوں گے۔ یہاں کوئی خاص مقرر جگہ اور مکان ظاہری طور پر نہیں بلکہ ایک اعلیٰ مرتبہ ہے جسے مقام امین فرمایا گیا ہے۔ پھر فرمایا۔۔۔۔۔ (سورۃ الرحمان: آیت ۴۷) اور جو بھی اپنے رب کے مَقام سے، اللہ تعالیٰ کے مَقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ تو خدا کا ظاہری مقام تو کوئی نہیں ہے۔ اس لئے یہاں بھی لفظ مَقام استعمال فرمایا گیا۔

جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی مُقام ابراہیم نہیں بلکہ مَقام ابراہیم فرمایا گیا ہے۔ اب اس مضمون کو میں ایک دوسری آیت سے باندھ کر آپ پر ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں اور وہ آیت یہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (البقرہ: آیت ۱۲۶) کہ جب خدا تعالیٰ نے اس گھر کو یعنی خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے ایک خاص ٹھہرنے کا مقام اور امن کا مقام بنا دیا۔۔۔۔۔۔ اور یہ ارشاد فرمایا۔ یا تمہیں ہم حکم دیتے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔ کہ ابراہیم کے مقام کو مُصلّی بناؤ۔ عام طور پر اس آیت میں لفظ مقام کو ظاہری معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حج بیت اللہ کے وقت وہاں ایک خاص جگہ ہے جسے ابراہیم کا مقام قرار دیا جاتا ہے کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھا کرتے تھے۔ اسلئے جو بھی حج کرنے جائے وہ اگر اس مقام پر کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے تو گویا اس نے مقام ابراہیم کو پالیا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مَقام کا اور مُقام کا، دونوں کا بطن کے لحاظ سے ایک دوسرا ترجمہ کرنا ممکن ہے جو سیاق و سباق کے مطابق ہو لیکن مَقام کا اول معنی جیسا کہ میں نے قرآن کریم کے استعمال سے قطعی طور پر ثابت کیا ہے "مرتبے" کا معنی ہے اور اگر اس کے معنی ظاہری مکان لیتے ہیں تو وہ ایک ثانوی معنی ہے۔ پس وہ مقام جہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوا کرتے تھے۔ اگر ظاہری طور پر اس مقام پر نماز ادا کی جائے تو یہ باعث برکت ہے لیکن قرآن کریم کا حکم اس وقت تک بجالانا ممکن نہیں ہوگا جب تک مقام ابراہیم پر نماز نہ پڑھی جائے اور مقام ابراہیم کسی ظاہری جگہ سے تعلق رکھنے والی چیز نہیں ہے بلکہ ایک باطنی مقام ہے ایک مرتبے کا مقام ہے جس کی تشریح قرآن کریم نے خود یہ فرما دی۔۔۔۔

۔۔۔ کہ مقام ابراہیم سے کوئی ظاہری جگہ مراد نہ لے لینا۔ خانہ کعبہ میں اور حج کے دوران خدا تعالیٰ کی عظیم الشان نشانیاں تمہیں ملیں گی اور حج کے ارکان کے اندر وہ آیات پوشیدہ ہیں اور اگر تم ان عظیم آیات کو یعنی خدا تعالیٰ کی نشانیوں کو سمجھنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ مقام ابراہیم اور یہ آیات ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے مقام ابراہیم کو آیات اللہ قرار دے دیا تو وہ ظاہری ٹھہرنے کی جگہ جہاں نماز پڑھی جاتی ہے اسے ثانوی معنوں کے طور پر مُقام ابراہیم تو کہا جا سکتا ہے مگر مَقام ابراہیم وہ نہیں ہے۔ مَقام ابراہیم وہ ہے جو آیات ہیں اور آیات کی کوئی ظاہری شکل نہیں ہوا کرتی۔ کوئی ایک جگہ کا نام آیات نہیں رکھا جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کی اس آیت نے بہت سی کھڑکیاں کھول دی ہیں کہ وہ ایک مقام نہیں، نہ کسی ایک جگہ کا نام ہے نہ کسی ایک خلق کا نام ہے بلکہ۔۔۔ مقام ابراہیم میں تو بہت سی نشانیاں ہیں۔ بہت سی خدا تعالیٰ کی آیات ہیں جن کے مجموعے کا نام مَقام ابراہیم ہے گویا ابراہیمؑ آیات اللہ کا مجسمہ تھا اور اگر تم مَقام ابراہیم کو پانا چاہتے ہو تو ابراہیم کے خلق پر اور اس کی صفات پر غور کرو اور خدا تعالیٰ سے تعلق کے اس اسلوب پر غور کرو جو ابراہیم نے ہمیشہ اختیار کئے رکھا اور اس پر غور کرنے کے لئے کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ نہ بائیبل کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ نہ تاریخ کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے مَقام ابراہیم کو جب آیات "بیّنات" قرار دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کھلے کھلے نشان ہیں۔ اور وہ کھلے کھلے کیسے ہو جائیں جن کی جستجو جگہ جگہ کرنی پڑے۔ پس مراد یہ ہے کہ قرآن نے خود ان باتوں کو کھول دیا ہے اور ابراہیمؑ کا مقام تلاش کرنے کے لئے تمہیں ادھر ادھر نہیں پھرنا پڑے گا۔ بلکہ قرآن کریم نے ہی ابراہیمؑ کی ان صفات کو خوب کھول کر بیان فرما دیا ہے جن کے مجموعے کا نام قرآن کریم مقام ابراہیم رکھتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون پر اگر آپ غور کریں تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر میں جہاں جہاں وہ ملتا ہے وہ آیات بھی آپ کو دکھائی دینے لگیں گی جن کے مجموعے کا نام مقام ابراہیم ہے مثلاً قرآن کریم فرماتا ہے۔۔۔۔ (البقرہ: ۱۲۵) مقام ابراہیم کیا ہے۔ یاد کرو کہ جب بھی خدا نے اسے آزمایا، ہمیشہ وہ خدا کی آزمائش پر پورا اترا اور ایک موقعہ پر بھی ڈگمگایا نہیں۔ ایک موقعہ پر بھی ناکام نہیں رہا۔ پس کتنا عظیم الشان مقام ہے جس کو مَقام ابراہیم کہتے ہیں۔ اردو میں تو چونکہ دونوں صورتوں میں میم کی پیش کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ اس لئے اردو محاورے میں جب میں بات کرتا ہوں تو مقام کہہ دیتا ہوں مگر اصل لفظ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب اطلاق پاتا ہے تو اس کا نام ہے مَقام ابراہیم۔

پس یہ جو اردو کی وجہ سے معمولی تلفظ کی لغزش ہو جاتی ہے اس کو نظر انداز کر دیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مَقام کا بیان ہوگا تو مراد مَقام ہی ہے خواہ ہم اسے اردو میں مُقام ہی کہیں

پس فرمایا۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو طرح طرح کے کلمات سے آزمائش میں ڈالا اور ہمیشہ وہ ان باتوں پر پورا اترا تب خدا نے یہ فرمایا۔۔۔ کہ اے ابراہیم میں تجھے تمام جہانوں کے لئے تمام بنی نوع انسان کے لئے امام بنانے والا ہوں۔۔۔۔ ابراہیم نے عرض کی تو میری اولاد میں سے بھی تو ایسے لوگ نکلیں فرمایا۔۔۔ ہاں میں تمہاری دعا کو قبول کرتا ہوں مگر اس استثناء کے ساتھ کہ میرا عہد ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔ یعنی تیری نسل میں سے وہ تمام جو تیرے مقام کو پہچاننے والے ہوں گے اور اسی مقام کی تلاش میں زندگیاں گزاریں گے اور اس مقام کو پا کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے ان سب تک میرا یہ عہد ممتد ہو جائے گا۔ ان سب کو اپنے دائرے میں لے لے گا۔ کیا عہد ہے؟ کہ میں تمہیں تمام بنی نوع انسان کے لئے امام بنانے والا ہوں لیکن وہ جو ظالم ہیں وہ اس عہد سے باہر رہیں گے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عہد درجہ کمال کو اس وقت پہنچا جب حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جو خانہ کعبہ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مبعوث ہونے تھے۔ مبعوث ہوئے اور ابراہیمؑ کے مقام کو وہاں سے آپ نے آگے بڑھایا اور اس مقام کا نام قرآن کریم نے مقام محمود رکھا ہے۔۔۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۰)

اور یہ عجیب بات ہے کہ ان دونوں جگہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ کیا گیا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو خوشخبری دی گئی ہے، دونوں کے ساتھ مستقبل کا صیغہ استعمال کیا اور یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے تجھے الناس یعنی بنی نوع انسان کے لئے امام بنا دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق بھی یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے تجھے مقام محمود عطا کر دیا ہے بلکہ دونوں جگہ مستقبل کا صیغہ استعمال فرمایا ہے کہ اے ابراہیم! چونکہ تو ہر امتحان پہ پورا اترا ہے گویا جیسے ہم کہتے ہیں تو نے کامل طور پر خدا کا دل جیت لیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ انعام کے طور پر تجھے "الناس" کا امام بنائے گا۔ اور دوسرے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے آپ کو خوشخبری دی گئی تو فرمایا کہ۔۔۔ ہرگز بعید نہیں۔ قریب ہے کہ خدا تعالیٰ تجھے مقام محمود پر فائز فرما دے۔ پس سوال یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ خوشخبریاں دی تھیں تو کیا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت تمام انسانوں کے امام نہیں تھے اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے جب خدا تعالیٰ نے خطاب فرمایا اور یہ خوشخبری دی کہ میں تجھے مقام محمود پر فائز کرنے والا ہوں تو کیا آپ اس وقت مقام محمود پر فائز تھے یا نہیں تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں جگہ یہ ایسا مضمون ہے جو ساکت و جامد مضمون نہیں بلکہ ہمیشہ آگے بڑھنے والا مضمون ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا نے مخاطب ہو کر جب آپ کو امام بنانے کی خوشخبری دی تو اس وقت ظاہری طور پر دنیا کے بہت کم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے واقف تھے اور خدا کی نظر میں جو مقام آپ کو عطا ہو چکا تھا وہ الناس کی نظر میں ابھی عطا نہیں ہوا تھا اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی امامت کا معروف دائرہ پھیلتے چلے جانا تھا یعنی ایک وہ امامت ہے جو خدا نے آپ کو اسی وقت عطا فرما دی تھی جب آپ کو خدا تعالیٰ نے نبوت کے مقام پر فائز فرمایا۔ لیکن ایک وہ امامت ہے جس کا مرتبہ رفتہ رفتہ دنیا نے پہچاننا تھا یعنی وہی امامت جو خدا کی نظر میں معروف تھی وہ بنی نوع انسان کی نظر میں مجہول تھی۔ جس وقت یہ وعدہ کیا گیا ہے اور خوشخبری دی گئی تھی کہ اے ابراہیم! جیسا کہ میں نے تجھے امام بنایا ہے تو بنی نوع انسان کی نظر میں بھی امام بنتا چلا جائے گا یہاں تک کہ تمام دنیا تیری امامت کو تسلیم کر لے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بھی مقام محمود پر فائز تھے جب خدا نے آپ کو یہ فرمایا (قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز کر دے) لیکن آپ کا مقام محمود بھی کسی ایک جگہ قرار پا جانے والا اور کھڑا رہنے والا مُقام نہیں تھا بلکہ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقام ہے اور ایک ایسا مرتبہ ہے جو ہمیشہ بڑھتا چلا جاتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ ہم تجھے ایک ایسا محمود مقام عطا کریں گے جو ہمیشہ بڑھتا چلا جائے گا اور اس کی رفعتوں کی کوئی انتہا نہیں ہو گی چنانچہ اسی مضمون کو خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ یوں فرمایا ..... (سورۃ الضحیٰ: آیت ۵) اے محمد! تیرا ہر آنے والا لمحہ ہر گذرے ہوئے لمحے سے بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پس مقام محمود ایک ٹھہرے ہوئے مقام کا نام نہیں بلکہ ایک جاری و ساری ہمیشہ بڑھتے ہوئے مرتبے کا نام ہے اور یہ مقام بھی تمام دنیا میں اسی طرح معروف ہوتا ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت نے دنیا میں معروف ہونا تھا اور اس عرفانِ محمد مصطفےٰؐ کا تعلق یا مقام محمد مصطفےٰؐ کے عرفان کا تعلق چونکہ مستقبل سے ہے اور یہ مضمون جاری رہنے والا ہے اس لئے یہاں مستقبل کا صیغہ استعمال فرمایا یعنی وہ مقام جو خدا کی نظر میں مقام محمود ہے وہ تو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو آپ کی تخلیق سے پہلے ہی مل چکا تھا کیونکہ مقدر تھا۔ وہ مقام جب ظاہری شکل میں آپ کے وجود کی شکل میں ظاہر ہوا تو اول روز سے آپ اس مقام پر فائز تھے لیکن وہ مقام چونکہ ایک چلنے والا مقام ہے کسی ایک جگہ آپ ٹھہرے نہیں رہے بلکہ مسلسل خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے عرفان میں آگے بڑھتے چلے گئے لیکن اس کے باوجود دنیا کو اس مقام کا عرفان نصیب نہیں ہوا اور بہت کم لوگ تھے جنہوں نے آپ کی زندگی میں آپ کو اس حیثیت سے پہچانا کہ آپ مقامِ محمود پر فائز ہیں جو مقام ابراہیم سے بلند تر اور اس مقام سے شروع ہو کر آگے آنے والا ایک مقام ہے۔ چنانچہ ..... یہ وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ تجھے نہ صرف یہ کہ ہمیشہ مراتب میں ترقی دیتا چلا جائے گا بلکہ ایک وقت میں دنیا تیرے اس مقام کو پہچان بھی لے گی اور تمام بنی نوع انسان کی نظر میں تو اس مقامِ محمود پر فائز دکھائی دینے لگے گا۔

ابتلاء عذاب نہیں ہوتا

یہ تو مقام کا حقیقی مفہوم ہے جو قرآن کریم کے استعمال سے ثابت ہے۔ اب میں اس کی روشنی میں جماعت کو ایک نصیحت کرنی چاہتا ہوں ..... خدا تعالیٰ سے ہم نے جو عہد باندھے ہیں ان عہدوں کی ادائگی کے دوران لازم ہے کہ ہم پر ابتلاء آئیں اور لازم ہے کہ ہم آزمائے جائیں کیونکہ کوئی بھی مقام انسان کو نصیب نہیں ہو سکتا جب تک وہ آزمائش کے دَور سے گذر کر ان مقامات کو حاصل نہ کرے۔ پس ابراہیمی مقامات تک پہنچنے کی جدو جہد کو قرآن کریم نے دیکھیں کتنے خوبصورت انداز میں بیان فرما دیا کہ اس مقام پر پہنچنے سے پہلے ابراہیمؑ آزمائشوں کے دَور سے گزرا ہے اور ہر آزمائش پر پورا اترنے کے نتیجے میں اسے ایک بلند تر مقام نصیب ہوا ہے اور ان تمام مقامات تک پہنچنے کا دَور خود آیات کا دَور ہے کیونکہ جیسی جیسی آزمائشیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آتی چلی گئیں ویسے ویسے ہی ان آزمائشوں میں کامیابی کے نتیجے میں وہ آیت اللہ بنتے چلے گئے اور ان تمام نشانات کے مجموعے کا نام وہ آیات ہیں جن کو آیات بینات کہا گیا ہے۔ پس جماعت احمدیہ پر جب بھی آزمائش کا دَور آتا ہے یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیئے کہ آزمائش کا یہ دَور عذاب اور سزا کے دَور سے مختلف ہے۔ عذاب اس تکلیف کو کہا جاتا ہے جس میں انسان ناکام ہونے کے بعد مبتلا کیا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں مرتبے اور مقامات گرتے چلے جاتے ہیں، بڑھتے نہیں ہیں۔ وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کے قہر کا نشانہ بنائے جاتے ہیں وہ "آیات اللہ" نہیں بنتے بلکہ "آیات الشیاطین" بن جاتے ہیں اور ان کے کردار دن بدن گندے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے اخلاق گرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے اندر سے تمام صفات حسنہ غائب ہوتی چلی جاتی ہیں اور صفات سیئہ یعنی بُری صفات کو جگہ دیتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ دن بدن قوم کا حلیہ بگڑتا چلا جاتا ہے اور وہ ہر اعلیٰ مقام سے ہر ادنیٰ مقام کی طرف گرتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے ابتلاء کو عذاب سے مشابہ دیکھنا ایک بہت بڑی حماقت ہے اور کم فہمی ہے بلکہ اندھے پن کی ایک نشانی ہے۔ خدا تعالیٰ کی الٰہی جماعتوں پر بھی آزمائش کے دَور آتے ہیں۔ وہ بھی تکلیفوں کے دَور سے گذرتے ہیں جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئی قسم کی آزمائشیں آئیں اور تقریباً تمام زندگی تکلیفوں میں سے گذری اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بھی طرح طرح کی بلائیں نازل ہوئیں اور اس قدر تکلیفوں کا دَور آپ نے دیکھا کہ اس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے لیکن ہر آزمائش کے دَور پر آپ کامیاب اترتے چلے گئے اور آپ کا مقام بڑھتا چلا گیا اور آپ کے ملنے والوں اور متبعین کا مقام بھی آپ کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا گیا اور جو بد خلق لوگ آپ کے قریب آئے وہ اتنے صاحبِ خلق بن گئے۔ اتنے اعلیٰ اخلاق پر فائز ہوئے کہ ان کو دیکھ کر نظریں چکا چوند ہو جاتی تھیں۔ حیرت کے ساتھ دنیا ان کے اخلاق کو دیکھنے لگی اور ان کے اخلاق میں جو حیرت انگیز روحانی انقلابات برپا ہوئے ان کو دیکھ کر آج بھی تعجب ہوتا ہے۔

پس ابتلاء اس کو کہتے ہیں جس کے نتیجے میں مقام نصیب ہوتے ہیں اور جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ابتلاؤں پر ثابت قدمی دکھائی تھی اور انہیں خدا کا انعام جانا تھا اس طرح جماعت احمدیہ کو بھی ابتلاؤں پر شکر کرنا ہو گا اور ابتلاؤں پر صبر کرنا ہو گا اور ابتلاؤں کو ایک لعنت نہیں بلکہ خدا کا انعام گرداننا ہو گا۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے کہ اگر دعاؤں کے ذریعے مدد مانگتے ہوئے ہم ان ابتلاؤں پر ثابت قدم رہیں اور ہر ابتلاء میں اسی طرح کامیاب ہوتے چلے جائیں جس طرح ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ابتلاء میں کامیاب ہوئے اور اس ہر میدان میں کامیابی ہی کا نام آیات بینات ہے اور اسی کا دوسرا نام مقام ابراہیم ہے۔

دوسرے مقام ابراہیم میں خدا تعالیٰ نے یہ بات بھی داخل فرما دی کہ ابراہیمؑ صرف اپنے لئے فکر مند نہیں رہتا تھا۔ صرف اپنے لئے خدا سے دعائیں نہیں مانگتا تھا اور اپنے اور اپنے قریب کی نسل کے لئے خدا سے التجائیں نہیں کیا کرتا تھا بلکہ اس کی نظر بہت دُور تک تھی۔ چنانچہ جب خدا تعالیٰ نے اس سے عظیم الشان مقامات کا وعدہ فرمایا اور یہ کہا کہ میں تجھے تمام بنی نوع انسان کے لئے امام بنانے والا ہوں تو بلا اختیار بلا توقف بے ساختہ عرض کیا .....

میرے اللہ! مجھے تو انعام دے گا۔ میری ذریت کا کیا بنے گا۔ میں تو راضی نہیں ہو سکتا جب تک میں دور تک اپنی نسلوں کو بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم نہ دیکھ لوں اور اسی دعائیں، اسی ذریت کی دعائیں وہ بیج بویا گیا جسے آگے جا کر بڑھنا اور نشوو نما پانا تھا اور مقام محمود تک پہنچنا تھا۔ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صورت میں خدا تعالیٰ کا یہ عہد متقیوں کے سردار تک پہنچنا تھا اور پھر تمام بنی نوع انسان کا امام حضرت ابراہیمؑ نے براہِ راست نہیں بلکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وسیلے سے بننا تھا۔ کیونکہ ایک ہی نبی ہے جس کو تمام بنی نوع انسان کا نبی اور تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تمام دنیا کی الٰہی کتب کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔ کسی کتاب میں خواہ اس کے ماننے والے زبردستی دعویٰ بھی کریں آپ کو ایک آیت بھی اس مضمون کی نہیں ملے گی کہ کسی نبی کو خدا تعالےٰ نے تمام بنی نوع انسان کے لئے واضح لفظوں میں رحمت قرار دیا ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ مقام ابراہیم ہی ترقی کر کے مقام محمود یعنی مقام محمدؐ میں تبدیل ہوتا ہے اور تبدیل ہوا تو قرآن کریم کی آیات اس مضمون کو تقویت دیتی ہیں اور قرآن کریم کی ان آیات کا بطن جن کی میں نے تلاوت کی ہے اس مضمون کو سطح کے نیچے نیچے آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے اور قطعی طور پر ہم بغیر کسی شک کے یہ دیکھتے ہیں کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو امام الناس بنانے کا وعدہ تھا اس میں مستقبل کا صیغہ استعمال کرنے میں یہ بھی حکمت تھی کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو براہِ راست وہ مقام یا مقام نصیب نہیں ہونا تھا بلکہ جب تمام بنی نوع انسان کے لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو رحمت بنا کر مبعوث فرمانا تھا تب آپ کو وہ مقام نصیب ہونا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقام محمود کا تعلق اس آخری زمانے کے امام سے بھی ہے ..... اگرچہ اس کی تفاصیل میں جانے کا موقعہ نہیں لیکن جس حد تک مجھ سے ممکن ہو سکا ہے آپ کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اس بلند مقام کو پیشِ نظر رکھیں تو آپ کا مقام کتنا بلند ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔

آپ مقام محمود سے تعلق رکھنے والی جماعت ہیں۔ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی کوششوں اور جس کی دن رات کی محنت اور خلوص اور تقویٰ اور دعاؤں کے نتیجے میں (دینِ حق) کو وہ آخری غلبہ نصیب ہو گا جس کے بعد ظاہری صورت میں بھی ہم یقین کے ساتھ کہہ سکیں گے کہ تمام دنیا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ خدا کا وعدہ پورا ہوتا دیکھ لیا ہے۔ ..... کہ اے محمد! ہرگز بعید نہیں کہ خدا تعالیٰ تجھے ایک مقام محمود پر فائز فرما دے یعنی تمام دنیا میں تیرا نام حمد کے ساتھ یاد کیا جائے اور تمام دنیا میں تیرا نام تعریف کے ساتھ یاد کیا جائے۔ پس دنیا کی تعریف اور دنیا کی حمد کے لحاظ سے یہ مستقبل میں ہونے والا ایک واقعہ بھی تھا لیکن خدا کی حمد اور خدا نے جو تعریف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیان فرمائی اس کے لحاظ سے اس وقت یہ واقعہ ہو چکا تھا جب یہ وعدہ دیا جا رہا تھا۔

خدا تعالیٰ مُردے کس طرح زندہ کرتا ہے

اس ضمن میں مقام ابراہیم پر غور کرتے ہوئے میں نے ابراہیمی مقام میں سے ایک خاص آیت چنی ہے جو اُن آیات میں شامل ہے جسے مجموعی طور پر مَقامِ ابراہیم قرار دیا گیا ہے اور آج کی ہماری ذمہ داریوں سے اس آیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا گہرا تعلق ہے۔ وہ آیت یہ ہے ۔۔۔۔۔۔ (سورۃ البقرہ: آیت ۲۶۱) کہ وہ وقت یاد کرو جبکہ ابراہیم نے اپنے ربّ سے مخاطب ہو کر یہ عرض کی ۔۔۔۔۔۔ اے میرے خدا! مجھے دکھا تو سہی کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے یا مردوں کو کیسے زندہ کرے گا ۔۔۔۔۔ اے ابراہیم! کیا تو ایمان نہیں رکھتا ۔۔۔۔۔ کہا۔ اے میرے ربّ کیوں نہیں ۔۔۔۔۔ میں تو دل کی طمانیت چاہتا ہوں ایمان تو ہے۔

چونکہ ایمان کا لفظ یہاں خاص موقعہ پر استعمال ہوا ہے، اس لئے میں نے اس کا ترجمہ یہ بھی کر دیا کہ ۔۔۔۔۔۔ (مجھے دکھا تو سہی تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے) یہ التجا کی گئی تھی کہ آئندہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔ یہ نہیں کہ تو کیسے زندہ کرتا ہے۔ مُردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا دیکھ چکے تھے۔ آپ بھی تو بار بار خدا کے کُن سے زندہ ہوئے۔ اور زندگی کے بلند تر مراتب پر فائز ہوتے چلے گئے۔

پس ماضی کی بحث نہیں تھی۔ نہ حال کی بحث تھی بلکہ مستقبل کے اُن وعدوں کے تعلق میں یہ بات کی گئی تھی جن پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پورا ایمان تھا کہ خدا کے وعدے ہیں، ضرور پورے ہوں گے۔ پس یہاں ایمان سے مراد یہ نہیں کہ تجھے مجھ پر ایمان ہے کہ نہیں۔ مراد یہ ہے کہ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں مُردوں کو ضرور زندہ کروں گا تو پھر تُو کیوں مجھ سے پوچھتا ہے کہ میں کیسے زندہ کروں گا۔ کیا یہ بات کافی نہیں کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ میں زندہ کروں گا۔ اس پر عرض کرتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ اے میرے ربّ! ایمان تو مجھے کامل ہے مگر کچھ اطمینان تو ہو۔ دیکھوں تو سہی کہ کیسے زندہ ہوں گے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے ایک تمثیل کے ذریعے آپ پر یہ مضمون کھولا اور آپ کو وہ سلیقہ سکھایا کہ کس طرح روحانی طور پر مردے زندہ کئے جائیں گے۔ فرمایا ۔۔۔۔۔۔ اے ابراہیم! چار پرندے پکڑ ۔۔۔۔۔۔ اور ان چاروں کو اپنے ساتھ مانوس کر لے ۔۔۔۔۔۔ پھر ان میں سے ایک ایک لے اور اُن کو چاروں طرف پہاڑوں پر چھوڑ دے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ چاروں طرف کا ذکر فرما کر پہاڑوں کا ذکر فرمایا گیا ہے ۔۔۔۔۔۔ پھر تو اُن کو اپنی طرف بلا تو وہ تیزی کے ساتھ ولولے کے ساتھ شوق کے ساتھ اُڑتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے ۔۔۔۔۔۔ اور یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ بہت ہی غلبے والا اور عزت والا اور حکمت والا ہے۔

اس لئے یہ کیسے پتہ چل گیا کہ مردے خدا اس طرح زندہ کرتا ہے یا کرے گا۔ بعض مفسرین جو زمانہ وسطی سے تعلق رکھنے والے مفسرین ہیں۔ وہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ چار پرندے پکڑ، پھر ان کا قیمہ کر اور اس قیمے میں سے تھوڑا سا قیمہ شمال میں ایک پہاڑ پر رکھ دے اور تھوڑا سا قیمہ جنوب میں پہاڑ پر رکھ دے اور تھوڑا سا مشرق میں پہاڑ پر رکھ دے اور تھوڑا سا مغرب میں پہاڑ پر رکھ دے اور پھر آواز دے تو وہ اُڑتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے۔ اس طرح میں مردے زندہ کرتا ہوں۔ کیا واقعۃً خدا اس طرح مُردے زندہ کیا کرتا ہے کہ پہلے قیمہ کرتا ہے۔ پھر اُن کو مختلف سمتوں میں پہاڑوں پر جا کر رکھتا ہے۔ پھر آوازیں دیتا ہے۔
[اس ترجمہ کا ذکر کرتے ہوتے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو ترجمہ فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی عظمت اور اس کے شرف کو قائم کرنے والا ہے۔]

یہاں دراصل مضمون یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے سارے جہانوں کا امام بناؤں گا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چاروں طرف مُردہ لوگ دیکھتے تھے اور مُردہ قومیں دیکھتے تھے۔ اُن کے مشرق میں بھی مُردے بس رہے تھے، اُن کے مغرب میں بھی، اُن کے شمال میں بھی، اُن کے جنوب میں بھی اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر غور کریں۔ آپ کو اپنی زندگی میں بہت کم غلبہ نصیب ہوا ہے۔ آپ غلبے کا بیج تو تھے لیکن وہ بیج آپ کی زندگی میں نشوونما پا کر ایک عظیم الشان عالمی درخت نہیں بن سکا۔ پس یہ وعدہ یقیناً بعد میں پورا ہونے والا ایک وعدہ تھا اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طمانیت قلب کی جو التجا کی تھی وہ اس لئے کی تھی۔ وعدوں پر ایمان تھا اور چاروں طرف جب نظر ڈالتے تھے تو روحانی طور پر عالم کے عالم کو مرا ہوا پاتے تھے اور کوئی جواب نہیں دیتا تھا۔ یہ عالمی زندگی جس کے ذریعے حضرت ابراہیم کو "الناس" کا امام بنایا جانا تھا اس کا تعلق حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بعثت سے تھا کیونکہ آپ کو چاروں اور، تمام طرفوں کا امام بنا کر دنیا میں بھیجا جانا تھا اور ایسا امام بنایا جانا تھا جس نے عملاً شمال پر بھی غلبہ پانا تھا اور جنوب پر بھی غلبہ پانا تھا۔ مشرق پر بھی غلبہ پانا تھا اور مغرب پر بھی غلبہ پانا تھا اور تمام عالم میں کوئی جگہ باقی نہیں رہنی تھی۔ جہاں آپ کو روحانی غلبہ نصیب نہیں ہوتا اور جہاں آپ روحانی مردے زندہ نہ کرتے۔

جہاں تک جبل کا لفظ ہے، قرآن کریم سے ثابت ہے کہ جبل سے مراد عظیم الشان طاقتیں ہیں جو دنیاوی طاقتیں ہیں۔ چنانچہ سورۃ طٰہٰ میں اس مضمون کو یوں بیان فرمایا: فرمایا کہ ۔۔۔۔۔۔ (طٰہٰ: ۱۰۶-۱۰۷) اے محمدؐ! تجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ تیرے چاروں طرف یہ جو بڑی بڑی حکومتیں دنیا میں قائم ہیں یہ انسانی پہاڑ بنے ہوئے ہیں۔ ان کا کیا بنے گا۔ ان پر تجھے کیسے غلبہ نصیب ہوگا۔ تُو تو دنیا کے لحاظ سے کوئی طاقت نہیں رکھتا تو تُو ان سے کہہ دے، اِن پوچھنے والوں سے کہ ۔۔۔۔۔۔ میرا رب اُن کو پارہ پارہ کر دے گا۔ ریزہ ریزہ کر دے گا۔

۔۔۔۔۔۔ اور ان کو ایک چٹیل میدان میں تبدیل کرے گا ۔۔۔۔۔۔ پھر تو ان بڑی بڑی عظیم الشان قوموں کو لیسے برابر اور سدھری ہوئی حالت میں پائے گا کہ اُن کے اندر نہ کوئی کجی باقی رہے گی، نہ کوئی تکبّر باقی رہے گا۔ کوئی اونچ نیچ باقی نہیں رہے گی ۔۔۔۔۔۔ وہ دن ہوگا اور وہ زمانہ ہوگا جبکہ اس داعی یعنی محمد مصطفےٰؐ کی پیروی کے لئے یہ ذہنی اور قلبی طور پر تیار ہوں گے جس میں کوئی عوج نہیں۔ کوئی کجی نہیں۔ پس پہلے خدا ان کی کجیاں دور کرے گا۔ ان کے تکبّر توڑے گا۔ انکی CIVILIZATIONS (تہذیبوں) کو تباہ کرے گا اور ملیامیٹ کر دے گا اور ان پہاڑوں کو پارہ پارہ کرے گا۔ پھر ان میں سے زندگی کے نئے آثار پھوٹیں گے۔

دُنیا کو فتح کرنے کا طریق

پس ۔۔۔۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا، اس سے مراد یہ نہیں تھی کہ پرندوں کا قیمہ کر اور پھر ان کو پہاڑوں پر رکھ کے آ۔ مراد یہ تھی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام آپ کی محبت میں ایسے سرشار ہو جائیں گے اور ایسے سدھائے جائیں گے کہ پھر وہ آگے لوگوں کے دل جیتنے والے بن جائیں گے۔ ان کو پھر دنیا کی تمام بڑی بڑی طاقتوں میں پھیلا دیا جائے گا اور جس طرح سدھے ہوئے پرندے مالک کی آواز پر عملاً لبیک کہتے، اڑتے ہوئے بے ساختہ اس کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں یا اڑتے ہوئے چلے آتے ہیں، اسی طرح خدا کے ان سدھائے ہوئے پرندوں کی آوازوں پر تمام بنی نوع انسان دوڑتے ہوئے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف چلے آئیں گے۔ پس آج چاروں طرف آپ کو دنیاوی عظمتوں کے جو پہاڑ بکھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ آج آپ کو شمال میں بھی عظیم الشان طاقتوں کے پہاڑ دکھائی دے رہے ہیں اور جنوب میں بھی دکھائی دے رہے ہیں اور مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی۔ ان تمام طاقتوں کو فتح کرنے کا سہرا خدا نے آپ کے سر پر باندھا ہے اور مقدر میں یہ سہرا باندھا جا چکا ہے لیکن اسے حاصل کرنے کا طریق وہی ہے۔ جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ مقام ابراہیم کو سمجھیں اور مقام ابراہیم کے تقاضے پورے کریں۔ ان میں سے ایک یہ طریقہ ہے جسے آیات میں سے ایک آیت کے طور پر ہم شمار کر سکتے ہیں کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آئندہ دنیا فتح کرنے کا گر سکھایا گیا اور وہ یہ تھا کہ جس طرح تم پرندے سدھاتے ہو اس طرح انسانوں کو سدھانے کا بھی سلیقہ اختیار کرو۔ پرندوں کو مانوس کرتے ہو۔ ان سے پیار کرتے ہو۔ ان کے رزق کا سامان کرتے ہو۔ ان کے فائدے کا سامان کرتے ہو تب وہ تم سے محبت میں باندھے جاتے ہیں اور باوجود اس کے کہ تمہاری جنسی کا فرق ہے، تمہاری باتیں وہ سمجھ نہیں سکتے۔ اُن کی عقلیں، ان کے جذبات، ان کی اندر کی دنیا بالکل اُن باتوں، نقلوں اور اندر کی دنیا سے مختلف ہیں جو انسان کی اندر کی باتیں اور انسان کی اندر کی دنیا ہے لیکن اسکے باوجود محبت کسی زبان کو نہیں چاہتی۔ محبت ایک ایسی طاقت ہے جو براہ راست دور دور تک اثر کرنے والی ہے اور جنسی اختلاف کے باوجود محبت ضرور غالب آیا کرتی ہے۔

پس آج بھی دنیا میں حیرت انگیز طور پر سمندر کے جانوروں کو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خشکی کے جانوروں کو اور ہوا میں اڑنے والے جانوروں کو آج کی دنیا کا انسان سدھارنے کی جو استطاعت پا چکا ہے اور حیرت انگیز کارنامے سرانجام دے رہا ہے یہ استطاعت اگر آپ غور کریں تو درحقیقت محبت ہی کی استطاعت ہے ، اس کے سوا کوئی استطاعت نہیں ہے ۔ جب تک کوئی جانور انسان سے مانوس نہ ہو ، انسان اس سے پیار نہ کرنے لگے اسوقت تک وہ جانور اس کے تابع نہیں ہو سکتا ۔ سرکس کے ایک مشہور بازیگر کے متعلق یہ واقعہ آتا ہے ، وہ عالمی شہرت کا مالک تھا کہ اس نے بڑے بڑے خونخوار شیروں کو بھی ایسا اپنے تابع فرمان کر لیا تھا کہ وہ ان کو چھیڑتا تھا ، ان کو تنگ بھی کرتا تھا لیکن وہ آگے سے سر نہیں اٹھاتے تھے ۔ ایک دفعہ وہ ایسی حالت میں وہاں گیا کہ وہ جوان کو پکارنے کی آوازیں دیا کرتا تھا جن سے اس کے دل کا پیار اُن تک پہنچا کرتا تھا ، وہ آوازیں اس نے نہیں دیں ۔ وہ بھول گیا تو وہی شیر بھڑک کر اس پر جھپٹ پڑے اور قریب تھا کہ وہ مارا جاتا کہ اچانک اس کو یاد آگیا کہ ان کو یہ پتہ نہیں کہ میں ان سے محبت کرنے والا وجود ہوں ۔ میں وہی ہوں جو ہمیشہ ان سے پیار کرتا تھا چنانچہ اس نے جب وہی آوازیں ہلکی ہلکی سروں میں نکالیں جس طرح عام ہمارے اپنے ماحول میں بھی یعنی مشرقی دنیا میں بھی گدھوں والے گدھوں کو بلانے کے لئے آوازیں نکالتے ہیں ۔ گھوڑوں والے گھوڑوں کے ساتھ خاص سلوک کرتے ہیں ۔ بھینسوں والے بھینسوں کے لئے آوازیں نکالتے ہیں تو اس طرح اس نے بھی کچھ آوازیں مقرر کی ہوئی تھیں ۔ اس نے وہ آوازیں نکالیں ۔ اچانک بپھرے ہوئے شیر اس طرح اس کے سامنے جھک گئے جیسے بھیڑیں ہوں ۔ تو پیغام کیا تھا ؟ وہ شیر جانتے تھے کہ یہ شخص ہم سے محبت کرتا ہے لیکن اتنی عقل نہیں تھی کہ چہرے سے پہچان سکیں ۔ وہ محبت کے رشتے کچھ آوازوں کی زبان میں ان تک پہنچا کرتے تھے اور یہ رشتے ہم نے تمام دنیا میں انسانوں اور جانوروں کے درمیان مختلف شکلوں میں استوار ہوتے ہوئے دیکھے ہیں ۔

غلبے کا راز محبت میں ہے

پس آخری غلبے کا راز طاقت میں نہیں بلکہ محبت میں ہے ۔ کسی تشدد میں نہیں بلکہ رحمت میں ہے ۔ پس یہی وجہ ہے کہ میں بار بار آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرما کر اس بات کی ضمانت دے دی کہ آپ ضرور دنیا پر غالب آئیں گے ۔ کیونکہ وہ شخص جو خود مجسم رحمت ہو اور تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت ہو اور جس کے ماننے والے پھر آگے رحمت بنتے چلے جائیں اُن کے لئے جیتنے کے سوا کچھ اور مقدر نہیں ۔ وہ غالب آنے کے لئے بنائے جاتے ہیں مگر غالب آنے کے لئے وہ طاقت ، وہ طاقتوں کا آخری سرچشمہ جس کے نتیجے میں قومیں غالب آجایا کرتی ہیں ، قرآن کریم کے بیان کے مطابق محبت ہے اور آئندہ دنیا کے احیاء نو کی جو تصویر ابراہیم علیہ السلام کو دکھائی گئی وہ یہی تصویر تھی کہ پرندوں کو قابو کرنے کے لئے بھی تو تم محبت سے اُن کو قابو کرتے ہو اور گویا اُن کو زندہ کر دیتے ہو ۔ کھوئے ہوئے پرندے تمہیں واپس مل جایا کرتے ہیں ۔ اسی طرح کا ایک عظیم الشان معجزہ رونما ہو گا اور خدا کا وہ محبوب بندہ آئے گا جس کو خدا تعالےٰ رحمۃ للعالمین قرار دے گا ۔ اسے محبت کے گُر سکھائے گا اور اس کی رحمت ہی ہے جو تمام دنیا پر غالب آئے گی اور شمال پر بھی غالب آئے گی اور جنوب پر بھی اور مشرق پر بھی اور مغرب پر بھی اور تمام دنیا سے لوگ زندہ ہو کر اس کی طرف دوڑے چلے آئیں گے ۔

اب یہ لفظ زندگی اور زندہ کرنا ایک خاص معنی رکھتا ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کریم نے اس لفظ کو کن کن نبیوں کے لئے استعمال کیا ہے ۔ صرف دو ہی نبی ہیں جن کے لیئے زندہ کرنے کا محاورہ قرآن کریم نے استعمال فرمایا اور اوّل ان میں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں ۔ آپ کے غلاموں کو مخاطب کر کے آپ کا مقام سمجھایا گیا ۔ فرمایا ...... (سورۃ الانفال ۹:
تم تو مردے تھے تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں تھی .... وہ تمہیں پکارتا ہے تاکہ تمہیں زندہ کر دے اور ہر وہ شخص جو اس کی آواز پر لبیک کہتا ہے وہ زندہ ہوتا چلا جاتا ہے ۔ اب دیکھیں وہی ابراہیمی معجزہ ہے جس کا ذکر فرمایا گیا ہے ...... یہ خوشخبری تھی جو ابراہیم کو دی گئی تھی اور آپ پوچھا کرتے تھے کیسے ہو گا ساری زندگی میں نے ان لوگوں میں ، ان جاہلوں میں گذاری اور میری آواز پہ لبیک کہتے ہوئے یہ زندہ نہیں ہو سکے ۔ میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ تیرے وعدے سچے ہیں مگر میری طمانیت قلب کے لئے مجھے بتا تو سہی کہ یہ قوم کیسے زندہ ہوں گی ۔ خدا نے فرمایا ایک آنے والا ایسا ہو گا جس کی آواز میں زندگی ہو گی جس کی دعوت میں زندگی ہو گی ۔ وہ رحمۃ للعالمین ہو گا ۔ جب وہ محبت اور پیار اور رحمت اور شفقت سے لوگوں کو بلا دے گا تو مردے قبروں سے نکل کر دوڑتے ہوئے اُس کی طرف چلے آئیں گے اور اس کی دعوت ہی میں زندگی ہے ۔

دوسرا زندگی کا لفظ حضرت مسیحؑ کے متعلق استعمال فرمایا کہ اُسے بھی خدا نے مُردوں کو زندہ کرنے کی طاقت بخشی تھی ۔ ظاہر بین علماء وہاں بھی بدنصیبی سے ظاہر کے ہی ترجمے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مسیح کسی زمانے میں مٹی سے چڑیاں بنا کر اُنہیں پھونکیں مارتا تھا اور وہ زندہ ہو جایا کرتی تھیں ، اڑنے لگ جاتی تھیں ۔ یا واقعتہً گڑے ہوئے مُردوں کو جو سالہا سال سے مرے ہوئے تھے ان کی قبروں پر جا کر آوازیں دیتا تھا تو وہ قبریں پھاڑ کر باہر نکل آتے تھے ۔ وہ نہیں جانتے کہ مسیح کی زندگی اس زندگی کے سوا کوئی معنی نہیں رکھتی تھی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں زندگی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔ وہی حقیقی زندگی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو زندہ کرنے کی جو طاقت دی گئی تھی وہ روحانی مُردے زندہ کرنے کی طاقت دی گئی تھی ۔ پس جس مسیح کی خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ اُمت میں آئے گا وہ روحانی زندگی کی طاقتیں لے کر ہی آنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں اس کو ظاہر کر کے یہ دکھا دیا گیا کہ زندہ کرنے والوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں ۔ اب دنیا کو کوئی زندگی نصیب نہیں ہو گی جب تک آپ کی غلامی میں وہ لوگ پیدا نہ ہوں جو آگے لوگوں کو زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں ۔ پس مسیحیت کے دور سے بھی آپ ہی کا تعلق ہے ۔ آپ نے ہی اس ..... کو بھجوایا ہے جو ..... زندہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور اس راز کو سمجھیں ۔ اپنی محبت کے دائرے کو وسیع کریں ۔ اگر آپ رحمۃ للعالمین بنیں گے اور محمد مصطفیٰؐ کی غلامی میں اس کے سوا چارہ نہیں ہے تب لازماً آپ دنیا پر فتح یاب ہوں گے ۔ چاروں اور آپ کے منتظر ہیں شش جہات آپ کی راہ دیکھ رہی ہیں ۔ آگے بڑھیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے رحمت اور محبت کے گُر سیکھیں ۔ اس رحمت کو اپنی زندگیوں میں اس طرح جذب کر لیں کہ آپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلق کے اپنے درجے کے مطابق آئینہ دار بن جائیں ۔ پھر دیکھیں کہ چاروں طرف جو بڑی بڑی حکومتوں کے پہاڑ ہیں ۔ کہیں آپ کو مشرق میں روس دکھائی دیتا ہے ۔ کہیں مغرب میں آپ کو امریکہ دکھائی دیتا ہے ۔ کہیں شمالی یورپ کی طاقتیں ہیں ۔ کہیں جنوب مشرق میں جاپان اور دوسری بڑی بڑی طاقتیں پھیلی پڑی ہیں ۔ یہ ساری طاقتیں ، یہ تمام پہاڑ آپ کے زیرنگیں کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں لیکن محبت کا جادو ہے جو ان پر چلے گا ۔ اپنے ماحول میں محبت کا جادو جگانے لگیں کہ اس کے ذریعے ہی روحانی مُردے زندہ ہوں گے ۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ "

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا :-

" آئیے اب دعا کر لیں " اور پھر حضور نے لمبی پر سوز دعا کرائی ۔ بعد میں حضور نے فرمایا ۔ " چونکہ اس عید کے بعد کچھ اور دوسرے تقاضے ہوتے ہیں ۔ قربانیاں کرنی یا قربانیاں نہ بھی کرنی ہوں تو گوشت وغیرہ تیار کرنا ہے ۔ اس لئے اس عید کے بعد مصافحہ نہیں ہوتا ۔ تو اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں ۔ آپ کو اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے غلامانِ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بہت بہت عید مبارک ہو .... "

(الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملّت کا فدائی

سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پُرسوز اور مقبول دعاؤں کا ثمرہ تھے۔ آپ کا وجود قبولیتِ دعا کا ایک زندہ نشان تھا۔ دعاؤں کے ساتھ آپکو خاص نسبت تھی۔ دعاؤں نے ہی آپکو خلعت وجود بخشی۔ دعائیں ہی آپ کا سرمایہ حیات تھیں۔ دعاؤں کی لوریاں سنتے ہوئے آپ کا بچپن گذرا۔ گنگناتی ہوئی دعائیں آپکو تھپک تھپک کر سلایا کرتی تھیں اور دعاؤں کی نرم و ملائم آواز ہی آپکو خوابِ راحت سے بیدار کرتی تھی۔ آپکی تعلیم دعاؤں کے ساتھ ہوئی۔ آپ بیمار ہوئے تو دعا سے اچھے ہوئے۔ دعاؤں نے آپکو توانائی بخشی۔ زندگی کے ہر گذرے دَور نے دعاؤں کے ساتھ آپکو الوداع کہا زندگی کے ہر آنے والے دَور نے دعاؤں کے ساتھ آپکا استقبال کیا۔ ہر دروازہ جو آپ پر کھلا دعاؤں کے ساتھ کھلا اور ہر باب جو آپ پر بند ہوا دعاؤں کے ساتھ بند ہوا۔"

(سوانح حضرت فضل عمر)

اس پیارے وجود نے زندگی کے ہر رخ پر نظر ڈالی ...... وہ عظیم ...... جسکا اوڑھنا بچھونا دعائیں تھیں۔ حقیقتاً ان مانگی گئی دعاؤں کی قبولیت کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔ جو اپنے کمزور وجود میں ایک عظیم الشان دل رکھتا تھا جس کی نظر آفاقی بلندیوں کو چیر کر لا محدود وسعتوں پر گئی جسکی نظر نیچے گئی تو اترتی چلی گئی اور پاتال کی گہرائیوں تک جا پہنچی ...... وہ جو اپنے لازوال انداز بیان، شیریں بیانی اور علم کے لافانی خزانوں کے طلسم میں سننے والوں کو اس طرح جکڑ لیتا کہ وہ وقت اور مقام کی حدود سے آزاد ہو جاتے۔

اس عظیم ہستی کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ ہم انہیں گن نہیں سکتے۔ وہ احسانات جو آپ نے عورت ذات پر کئے ہیں انکا کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔

...... سوسائٹی میں عورت کے صحیح مقام حقوق اور فرائض کے مسئلہ پر آپ نے اپنی مختلف تقاریر اور تحریرات میں ہر پہلو سے روشنی ڈالی ہے اور محض نظریات کی بحث پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عملاً احمدی مستورات کو اس راہِ عمل پر گامزن بھی کر دیا جو دین حق کی تعلیم کی روشنی میں آپ نے ان کے لئے تجویز کی۔ آپ آزادی کے نئے رجحانات اور اس ضمن میں نئی تحاریک سے متاثر ہوئے بغیر محض اس امر کی لگن رکھتے تھے کہ دین حق نے عورت کا جو مقام مقرر کیا ہے اس کو اجاگر کیا جائے۔

آپ یہ یقین رکھتے تھے کہ نہ صرف عورت کی حقیقی خوشی اور طمانیت قلب کا مدار اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں ہے بلکہ بحیثیت مجموعی انسان کی خوشیوں اور مسرتوں کا انحصار بھی اس امر پر ہے کہ انسانی تمدن میں عورت وہ کردار ادا کرے جسکا قرآن کریم اس سے تقاضا کرتا ہے۔ آپ نے عورت کے حقوق کے ساتھ ساتھ اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی چنانچہ اس موضوع پر آپکے ارشادات میں ایک دلکش توازن نظر آتا ہے جو دینِ حق کی تعلیم کے مزاج کے عین مطابق ہے۔

آپ نے احمدی مستورات کو ایک مثبت پروگرام دیا تاکہ انکی توجہات کا رخ تعمیری مشاغل کی طرف پھر جائے اور انہیں یہ احساس دلایا کہ وہ معاشرہ کا ایک مفید اور لازمی جزو ہیں اور قومی تعمیر کے عظیم منصوبوں میں انکا ایک مخصوص مقام ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔"

آپ نے عورت کے حقوق کی حفاظت کی اور اس سلسلہ میں کوئی ایک پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ آپ نے عورت کے حقوق کی حفاظت کے ساتھ وراثت میں عورت کے حقوق کی بحالی فرمائی۔ آپ نے بیاہ شادی کے معاملات میں عورت کی رضامندی کے حق کو اولیت دی۔

آپ نے طلاق کی مکمل طور پر حوصلہ شکنی کی فرمایا "شریعت نے تمہیں حق دیا ہے کہ شادی سے پہلے لڑکی دیکھ لو اور اس کے متعلق تحقیقات کر لو اور اسی طرح عورت کو بھی حق دیا ہے کہ خاوند کو دیکھ لے اور تحقیقات کر لے لیکن جب تعلق قائم ہو جاتا ہے تو تمہیں ایکدوسرے کی ایسی باتیں برداشت کرنا پڑیں گی۔"

آپ نے عورت کی بہترین تربیت پر زور دیا۔ اسکے لئے آپ نے اندازِ تربیت اور ٹھوس عملی پروگرام کی اہمیت پر زور دیا۔

آپ نے عورت پر قربانی کی اہمیت اس طرح واضح کی کہ عورت جو کہ زیور کو بعض اوقات اپنے خاوند اور سسرال وغیرہ سے زیادہ اہم سمجھتی ہے چندوں میں دینے پر فخر کرنے لگی۔

غرض آپ نے عورت میں نیکی کی روح اس طرح پھونکی کہ وہ مجسم نیکی بن گئی۔ آپ نے قرآن سے محبت اس طرح عورت میں سمو دی کہ اسکا جامہ بن گئی۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام، تعلیم نسواں، مجلس شوریٰ میں عورتوں کی نمائندگی وہ عظیم تحاریک ہیں جنہوں نے عورت کے وقار کو بلند کیا اور عورت کے پندار کو تحفظ بخشا۔

خصوصاً لجنہ اماء اللہ کا قیام ایک عظیم احسان ہے جسکی بدولت عورت آج مردوں کے شانہ بشانہ دینِ حق کی ترقی میں کوشاں ہے۔

آئیے ہم سب مل کر ملّت کے اس فدائی کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ تا قیامت آپ پر اپنی رحمتیں اور فضل نازل فرمائے اور جو راہیں آپ ہمارے لئے کھول گئے ہیں، ہم ان سے نئے راستے تلاش کریں۔ عظمت کے جس مقام پر وہ دیکھنا چاہتے تھے اس مقام تک پہنچنے کی سعی کریں تا روزِ قیامت جب اپنے محبوب آقا کا دیدار کریں تو وہ اپنی لگائی ہوئی نازک پنیری اور ننھی قلموں کو تناور اور پھلدار درختوں کی شکل میں پائیں۔ آپکے احسانات کو یاد کر کے دل پکار اٹھتا ہے۔ ع

ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(ماخوذ از مصباح مارچ سنہ ۱۹۹۰ء)

یاد رفتگاں

محمد سمیع طاہر۔ لاہور

مکرم میجر (ریٹائرڈ) محمد عبد اللہ مہار صاحب

دُنیا میں ہر روز ہزاروں انسان پیدا ہوتے ہیں اور اپنے وقتِ مقررہ پر رخصت ہو جاتے ہیں۔ کچھ ایسی سعید روحیں بھی دُنیا میں آتی ہیں جو کامیاب و کامران زندگی گذارتی ہیں اور روانگی کے وقت بھی انہیں اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ میجر محمد عبد اللہ مہار ایسے ہی بلند مرتبہ انسانوں میں سے تھے جن کی زندگی ہر جہت سے کامیاب و کامران تھی۔ چند روز قبل ۲۷ رمضان المبارک کا سورج طلوع ہو رہا تھا اور ہمارے صدر حلقہ میجر (ریٹائرڈ) محمد عبد اللہ مہار اس دُنیائے فانی سے رخصت ہونے کی تیاری کر رہے تھے۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے اپنے بیٹے کرنل طارق صاحب سے باتیں کرتے کرتے خاموش ہو گئے۔

اور یوں انہوں نے اس بے ثبات دُنیا سے مُنہ موڑ لیا اور مالکِ حقیقی کے دربار میں حاضری کے لئے روانہ ہو گئے۔

مکرم مہار صاحب کو وفات یافتہ لکھتے ہوئے قلم کانپ رہا ہے۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ میجر صاحب یہ دارِ فانی چھوڑ چکے ہیں۔ مجھے لگتا ہے آفیسرز کالونی کی کسی گلی میں یا سرفراز رفیقی روڈ پر سیر کرتے ہوئے وہ کہیں مل جائیں گے یا اُن کا ابھی فون آئے گا جس میں وہ بتا رہے ہوں گے کہ میں آپ کی طرف آرہا ہوں۔ لیکن یہ محض گمان ہے وہ اب واپس نہیں آئیں گے۔ ؎

جانے والے پھر نہیں آتے
جانے والوں کی یاد آتی ہے

چند دن پہلے کا منظر میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے۔ چار بجے کے قریب ان کا جسدِ خاکی لان میں رکھا ہوا تھا، بارش ہو رہی تھی۔ چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور بھی دوسرے احمدی اور غیر احمدی احباب کے ساتھ شامیانے کے نیچے بھیگتے جا رہے تھے۔ خاموشی سے ساڑھے چار بجے کا انتظار ہو رہا تھا شامیانے کے نیچے دو دوست سفید چادر میت کے اُوپر تانے کھڑے تھے تاکہ آپ کا جسدِ مبارک بھیگنے سے بچ جائے اور ان کا جسم بے حس و حرکت پڑا تھا ٹھوڑی ذرا اوپر اُٹھی ہوئی تھی۔ نورانی چہرہ پر سکون تھا۔ روشن روشن اور پر سکون — یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے وہ گہری نیند سو رہے ہیں۔

کیپٹن عبد الرحمٰن صاحب پچھلے سال مئی میں جب کینیڈا وغیرہ کے سفر کے لئے روانہ ہوئے تو ان کی جگہ خاکسار کو سیکرٹری مال مقرر کیا گیا لیکن محترم میجر مہار صاحب نے تقریباً سارا بوجھ خود ہی اٹھائے رکھا۔ میری کاوشیں تو صرف چند فہرستیں بناتے تک محدود رہیں۔

محترم میجر صاحب کو میں صرف چند سال سے جانتا ہوں، لیکن ان کے ساتھ کام کا موقع چند ماہ قبل ملا۔ وہ بے حد مستعد اور سلسلہ کے کاموں کے لئے ہمہ وقت

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

○ پنجاب اسمبلی کے دو اراکین کے خلاف پولیس والوں کی بد تمیزی پر احتجاج کرتے ہوئے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے تمام اراکین بمعہ وزراء صاحبان اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئے چنانچہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے آئی جی پنجاب کو فوری طور پر عہدے سے ہٹا کر مرکز بھیج دیا ایس پی ٹریفک کو معطل کر دیا اور بد تمیزی کرنے والے اے ایس آئی کی گرفتاری کا حکم دے دیا ہے اسما اے ایس آئی نے پنجاب اسمبلی کے ایک رکن کو گاڑی کے شیشوں سے رنگین کاغذ اتارنے کو کہا تھا۔ کیونکہ رنگین کاغذ لگانا خلاف قانون ہے۔ اس اے ایس آئی نے کہا ہے کہ میں نے جو کچھ کیا قانون کے مطابق اور قائد اعظم کی تعلیمات کے مطابق کیا ہے۔ اے ایس آئی کو گرفتاری کے بعد پولیس افسران نے شاباش دی۔

بقیہ: صا سے آگے

چاک و چوبند رہنے والے انسان تھے۔

ان کے جنازے میں بیرازجماعت کثرت سے شریک ہوئے۔

محترم میجر صاحب نے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں نیز متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

ان کے سب بچے شادی شدہ ہیں اور کامیاب زندگی گذار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم میجر صاحب کو جنت میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے انتخابات میں کانگریس آئی نے ۴۱۱ اعلان کردہ نتائج کی روشنی میں ۱۹۳ نشستیں جیت لی ہیں۔ دوسرے نمبر پر بھارتیہ جنتا پارٹی ہے۔ جس نے ۹۵ نشستیں حاصل کی ہیں۔ کل نشستوں کی تعداد ۵۴۳ ہے۔

مرکز سلسلہ میں قربانی دینے

خواہش مند متوجہ ہوں

جو احباب نظام سلسلہ کے تحت مرکز میں قربانی دینا چاہتے ہوں وہ اپنی رقوم دار الضیافت ربوہ میں ارسال فرمائیں۔ گائے کی قربانی کے لئے آٹھ سو روپے اور بکرے کے لئے پندرہ سو روپے نرخ مقرر ہیں۔

(نائب ناظر ضیافت دار الضیافت ربوہ)

معاذ اینڈ کمپنی

سوساں روڈ۔ مدینہ ٹاؤن۔ فیصل آباد

فون ——— ۴۳۱۲۷

باتھ روم ٹائلز۔ سینٹری ویئرز۔ سینٹری فٹنگز۔ نیشنل ٹائلز نیز سٹائل ٹائلز برائے فرش و فیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابل اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

جبوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	**زوجام عشق خاص** قیمت ۵۰۰ روپے	**تریاق معدہ** خرابی ہضم کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	**روشن کاجل** آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	**شباب آور موتی** قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	**راحت جان** تبخیر معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	**سرمہ جواہر** مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکوریِن قیمت ۲۰ روپے	**سونے چاندی کی گولیاں** قیمت ۲۰۰ روپے	**شربت صدر** نزلہ زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	**تریاق بواسیر** خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

NASIR ناصر

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون: ۵۳۴، ۶۳۴ ——— پوسٹ بکس ۶۰

خوشخبری کے ـ ھوالشّافی

قدرت نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے۔ فطرت سے قریب تر طریقہ علاج ہومیو پیتھی میں جرمنی کی سیل بند ادویات پر مشتمل "جرمن ہومیو علاج" پیچیدہ اور پرانے امراض کا مؤثر اور کامیاب علاج ہے۔ اگر آپ نے درج ذیل امراض میں ہر ممکن علاج کے بعد بھی افاقہ نہ پایا ہو تو "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں۔

- بے اولاد مرد و خواتین۔ کوئی بھی نقص ہو۔
- اولاد نرینہ سے محروم حضرات۔
- ناک سے متعلقہ جملہ نقائص۔ پرانا نزلہ زکام۔
- گردہ، مثانہ، پتہ کی پتھری سوزش۔
- رسولیاں، گومڑ رحم یا پیٹ میں۔
- پراسٹیٹ غدود کا بڑھ جانا، سوزش، رسولی۔
- قد کا نہ بڑھنا بچوں کی نشوونما کی خرابیاں۔
- گومڑ، گلٹیاں جسم کے مختلف حصوں میں۔
- مردانہ، زنانہ خاص امراض و نقائص۔
- بالوں کا وقت سے پہلے گرنا، سفید ہونا، خشکی۔
- امراض قلب، دل کا درد، انجائنا، وغیرہ۔
- دمہ اور سانس کی تکلیف۔
- ہسٹریا کا مکمل علاج۔
- مرگی کے دورے کا مکمل علاج۔
- موٹاپا کا مستقل علاج۔
- کمر درد کسی بھی نقص کی وجہ سے ہو۔
- السر معدہ و انتڑیوں کی سوزش و زخم۔
- پیچش اسہال جو کسی طرح دور نہ ہو۔
- قبض جو کسی طرح دور نہ ہو۔
- بواسیر خونی یا بادی و فشر۔
- خارش جلدی امراض مسّے۔
- ذیابیطس شوگر پیشاب اور خون میں۔
- جوڑوں کا درد عرق النساء۔
- چہرے پر کیل مہاسے وغیرہ۔
- زخم، پرانی چوٹ، ہڈی کا نہ جڑنا۔
- بلڈ پریشر کم یا زیادہ وغیرہ۔
- ڈبلاپن اور خون کی کمی۔
- اعصابی امراض اور رعشہ۔
- سر درد ہر قسم کی۔
- نظر کی کمزوری اور سفید موتیا۔

خط لکھ کر مشورہ و معلومات مفت حاصل کریں۔ سابقہ علاج کی تفصیل ضرور لکھیں۔ اس کے علاوہ جرمنی، فرانس کی سیل بند ادویات رعائتی نرخ پر موجود ہیں۔

اوقات کار:۔ شام ۳:۵ تا ۸:۳ تعطیل: بروز اتوار

عزیز ہومیو پیتھک سٹور رحمٰن کالونی یونیورسٹی روڈ ربوہ

فون ۲۱۴ (۰۴۵۲۴) (۳۵۴۶۰)

- نرینہ اولاد سے محروم - بے اولاد - اٹھرا - سوکھا - گرمی - گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰

فون ۰۴۳۱ ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷

زیر نگرانی: **حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان**

برانچیں:۔ ربوہ: اقصیٰ چوک نزد ڈلیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ، لاہور: جوہر ٹاؤن فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ، کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

TRAVELLING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE.
WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE WE ARE DOING IT AGAIN.
FOR DETAILS & BOOKING
CONTACT: MR. LATIF-UR-REHMAN BY 30th JUNE 91.

ROOMI TRAVELS (PVT.) LIMITED 6, 7, HOTEL MID EAST,
DR. DAUD POTA ROAD, CANTT STATION KARACHI 75530
PHONES: 515161 - 515209 - 521377 - 529624

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329

زرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے امید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں

تبخیر معدہ کے لئے مفید گولیاں ایچ ۔ کے ۔ این گیس، سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کے لئے بے مثل۔

طاقت کا سرچشمہ
گولڈن پلز پٹھوں کی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کیلئے بے حد مقوی آزمودہ

دواخانہ محافظ صحت

مشہورِ زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک اوکاڑہ
برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی ۲ مکان ۴۷ مین سٹریٹ اوکاڑہ

زرینہ اولاد کیپسولز
بفضلِ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے

مکان برائے فوری فروخت

ایک مکان واقع کالج روڈ۔ دارالبرکات ربوہ رقبہ ایک کنال۔ طرزِ تعمیر جدید: بجلی، پانی، سوئی گیس، ٹیلیفون کے کنکشن موجود۔
ـــ فوری فروخت مطلوب ہے ـــ
رابطہ کیلئے فون ربوہ ۵۸۵ ۔ فیصل آباد ۶۲۲۶۳۳

چالو پٹرول پمپ برائے فروخت

ایک چالو پٹرول پمپ واقع سرگودھا کانڈیوال روڈ۔ چک نمبر ۳۷ جنوبی سرگودھا۔ فوری فروخت کرنا مقصود ہے۔ فوری رابطہ کریں۔
رابطہ: محمد اکرم بھٹی
چک نمبر ۳۷ جنوبی سرگودھا

قابلِ اعتماد — پائیدار بہترین — اعلیٰ کوالٹی — مستند گارنٹی کے ساتھ

پاک چائنہ پنکھے (رجسٹرڈ)

(پاک الیکٹرک انڈسٹریز۔ گوجرانوالہ)
ڈیلر: نفیس زری ٹیلرز گولبازار ربوہ
(نزد خورشید یونانی دواخانہ)

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس -/200
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس -/100
STERILITY COURSE
اٹھراء کورس -/90 ATHRA COURSE
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور یو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

Peejo TRAVEL SERVICES

LICENCE NO: 1908
PH: 325184

لندن جانیوالوں کیلئے اطلاع

لندن جانے والوں کیلئے نہایت رعائتی ہوائی جہاز کے ٹکٹ کا انتظام ہے۔ احباب سیٹ کی بکنگ کیلئے ہم سے جلد رابطہ کریں۔
۴۷۔ مال روڈ بالمقابل وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال۔ لاہور
منجانب: چوہدری ناصر احمد کاہلوں و جمیل احمد

ضرورت سٹاف

ہماری فیکٹری واقع جہلم میں انڈر ٹریننگ سٹاف کی ضرورت ہے۔
ڈپلومہ ہولڈر (گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارہ سے تین سالہ ڈپلومہ)
تنخواہ دوران ٹریننگ -/۱۵۰۰ روپے مجموعی۔ تنخواہ کے علاوہ دورانِ ٹریننگ گریجویٹی۔ سوشل سکیورٹی۔ اولڈ ایج پنشن اور لیبر قوانین کے تحت تمام مراعات کے حق دار ہوں گے اور سنگل رہائش کی سہولت ہوگی۔
درخواستیں مع تصدیق۔

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ

پوسٹ بکس ۱۸ کے پتہ پر ارسال کریں۔

سٹیبلائزر ۔ یونیورسل نیشنل

حسن ٹریڈرز فون ۴۵۴

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

قدیمی ۔ اوّلین ۔ مشہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
ـــ برانچیں ـــ
- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 3-D-1 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے